

امریکہ اور اتحادیوں کی عراق و افغانستان میں متوقع شکست

قدرت کا یہ ایک اٹل قانون ہے کہ ہر عروج کے بعد زوال کا عمل شروع ہوتا ہے اور ہر عہد کے فرعون کے لئے اپنے اپنے وقت کی موسیٰ صفت قوت پیدا کی جاتی ہے۔ تاریخی انسانی ایسی درجنوں شہادتوں سے بھری پڑی ہے۔ ابھی حال ہی میں (گریٹ برٹن) برطانیہ اور سوویت یونین کی فرعون قوت اور استعماری دبدبے اور طنطنے کا حشر دنیا کے سامنے ہے۔ ان کے بعد دنیا کی طاقت اور قوت کی واحد ”علبردار“ سپر پاور امریکہ تنہا بلا شرکت غیرے استعماری تحفہ طاؤس پر متمکن اور جلوہ افروز ہوا۔ اس نعرہ مستانہ کے ساتھ کہ انسا ربکم الاعلیٰ اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے اس نے عالم اسلام کی کمزور اسلامی ممالک پر باؤ لے کئے کی طرح یلغار کر دی۔ افغانستان اور عراق اس کا خصوصی اہداف ٹھہرے اور فلسطین و لبنان پر اپنے پالتو پلے اسرائیل کو چھوڑا گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ شروع میں شام اور ایران بھی اس کی ہٹ لسٹ پر آ گئے تھے حتیٰ کہ ہر اسلامی ملک پاکستان سمیت سب اپنی اپنی باری کا انتظار کر رہے تھے کہ اس کے بعد میرا نمبر ہوگا۔ ایسی ناامیدی اور خوف دیاس کی فضاؤں میں مجاہدین اسلام نے ایک بار پھر عراق و افغانستان میں بے سروسامانی کے عالم دنیا بھر کی مخالفت، اپنوں کی خداریوں اور ریشہ دوانیوں کے باوجود اپنا حکم جہاد بلند کیا اور نعرے بکبیر کی گونج سے کفر کے ایوانوں میں زلزلہ پیدا کر دیا۔ اس مشیت خاک پریشاں نے الحمد للہ اب طوفان بلا کی شکل اختیار کر کے عالم کفر کے مکروہ چہرے کو اور بھی سیاہ کر دیا اور دیکھتے ہی دیکھتے عراق کے شہروں سے امریکیوں اور اتحادیوں کے لاشوں کے لاشے تمام تر قوت اور جبر کے باوجود اٹھنا شروع ہوئے اور وقت کے یزیدی لشکروں کے سامنے سرزمین کربلا کے مقدس ریگزاروں سے مجاہدین اسلام کے لشکر انہیں شکست دینے اور میدان معرکہ حق و باطل کو رنگین کرنے کے لئے بے خطر دیوانہ وار کود پڑے۔

اب صدر برٹن کا اپنا حال یہ ہے کہ وہ عراق کو فتح کرنے آیا تھا اور اب اس کے نتیجے میں اس کی اپنی برسوں سے قائم اقتدار کی کشتی بھی ابھی حالیہ ٹڈنڈم لیکشن میں ڈالنا ڈول ہو گئی اور سفینہء اقتدار کسی بھی وقت بحرِ ظلت میں ڈوب سکتا ہے۔ سینٹ اور کانگریس دونوں ایوانوں میں ری پبلکن کو شکست فاش نصیب ہوئی اور خود صدر برٹن کو لینے کے دینے پڑ گئے ہیں۔ امریکی عوام نے کھل کر ان انتخابات میں ظالم و جابر حکمرانوں کے خلاف ووٹ دے کر اس بات کا ثبوت دیا کہ وہ عالم اسلام پر صلیبی دہشت گردی کے نام پر جاری جنگ کے مخالف ہیں۔ پھر اس کے ساتھ ساتھ امریکی عوام دنیا

بھر میں تجارہ گئے ہیں۔ اور دنیا بھر میں موجودہ عہد میں صدر بش کی پالیسیوں کی وجہ سے امریکن سب سے زیادہ غیر محفوظ بن گئے ہیں۔ پھر امریکی معیشت بھی اندر ہی اندر سے عراق اور افغانستان میں جاری جنگ کے بے پناہ مصارف کی وجہ سے نہایت کمزور ہو گئی ہے۔ اربوں ڈالر سالانہ آگ اور خون کے ظالمانہ اور لاجواب کھیل پر ضائع کئے جا رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ امریکی جنگی ٹیکنالوجی اور جہازت کا بھی بھرم کھل گیا ہے۔ اور ایجنسیوں کا اعلیٰ جنس سسٹم بھی بری طرح بے نقاب ہو گیا۔ نہ شیخ اسامہ ان کوئل سکا اور نہ ملا محمد عمر کی بھنگ ان کو پڑ سکی اور نہ عراق میں القاعدہ کا نیٹ ورک توڑنا انہیں نصیب ہوا۔ البتہ پوری دنیا میں سارے مسلمان القاعدہ کو حق بجانب سمجھنے لگے اور انہیں اپنا ترجمان اور نجات دہندہ قرار دینے لگے۔ آئے روز امریکہ کے ہائی لیول کے عہدے دار امریکہ کی عراق میں شکست کے اعترافات کر رہے ہیں۔ ان میں سرفہرست امریکی صدر بش، جلا دھشت سابق وزیر دفاع رمز فیلڈ سابق وزیر خارجہ کولن پاول، نئے وزیر دفاع چیف رابرٹ گنس اور تمام خفیہ ایجنسیوں کے چیف جان ہارڈ نمایاں ہیں۔ ان چاروں نے مختلف موقعوں پر اپنے انٹرویوز میں اس حقیقت کا برملا اظہار کیا ہے کہ امریکہ عراق میں بدترین شکست سے دوچار ہے۔ ہمیں فوری طور پر عراق سے نکلنا چاہیے۔ اس سے پہلے عراق کے بارے میں خصوصی کمیٹی نے بھی صدر بش کو فوری طور پر یہ مشورہ دیا ہے کہ امریکہ عراق سے فوجیں بلا لے ورنہ یہ جنگ امریکہ کے لئے تباہی و بربادی کی آخری جنگ ثابت ہو سکتی ہے۔ پھر ابھی کل ہی پٹنا گون نے سرکاری طور پر اس حقیقت کا اعتراف کیا ہے کہ عراق میں امریکی فوجیوں پر ہر ہفتے 960 گوریلا حملے کئے جاتے ہیں اور روزانہ 140 مرتبہ امریکن فوجی موت کا منظر دیکھتے ہیں۔ مجاہدین اسلام جنہیں القاعدہ اور دہشت گرد قرار دیا جا رہا ہے ان کا مورال عراق اور افغانستان میں دن بدن بڑھ رہا ہے اور خون مسلم کی حدت اور تیش آتش فشاں کی طرح کھول اٹھا ہے۔ عراق سے امریکی فوجیوں کے بھاگنے کا منظر اب انشاء اللہ کچھ ہی عرصہ میں عالم اسلام کے سامنے آنے والا ہے۔ سر پھرے عربوں نے ایک بار پھر اسلام کی عزت کی لاج رکھ لی ہے۔ اب زخمی رینچھ کی تڑپ اور چیخ و پکار اور آہ و فغاں صاف سنائی دے رہی ہے۔ افغانستان میں بھی طالبان دوبارہ مکمل قوت اور بڑی حیزی کے ساتھ اپنی مجاہدانہ کارروائیوں سے دنیا کو حیران و پریشان کر رہے ہیں۔ افغانستان کا بیشتر حصہ طالبان کی گرفت میں آ چکا ہے۔ عوام نے دوبارہ ان پر بھروسہ اور اعتماد کرنا شروع کر دیا ہے۔ اس کا واضح ثبوت کٹ پتلی حکمران حامد کرزئی کا زار و قطار عوام کے سامنے رونا ہے کہ طالبان پھر آنے والے ہیں اور الٹا امریکہ اور نیٹو بھی معصوم افغان شہریوں کو ظالمانہ بمباری کے نتیجے میں آئے روز قتل کر رہے ہیں۔ میری سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا کہ میں کیا کروں اور کہاں جاؤں؟ ملت فردش ”بہادر“ کرزئی کا یوں سرعام رونا اور مجاہدین کی کامیابیوں کا اعتراف کرنا، خدائی قدرت اور مجاہدین کی کامیابیوں کا ایک واضح معجزہ ہے۔ عجب دیا رنج بتوں نے تو خدا یاد آیا

پھر دودن پہلے فرانس میں افغانستان میں امریکی فوج کے نکالنے کا اعلان کر دیا ہے۔

افغانستان میں فرانس کی شکست اور یوں اس کی افواج کے بھاگنے سے نیٹو امریکہ اور کرڈی کو ایک اور بڑا دھچکا لگا ہے۔ اس کے علاوہ پچھلے مہینے نیٹو کا خصوصی اور ہنگامی اجلاس یورپ میں منعقد ہوا جس میں صدر بش نے بھی خصوصی طور پر شرکت کی۔ اس کا ایجنڈا افغانستان میں مزید افواج بھجوانا تھا لیکن فرانس، جرمنی اور انگلینڈ جیسے بڑے ممالک نے بھی اپنی مزید افواج افغانستان کی بھیٹی میں جھونکنے سے صاف انکار کر دیا۔ یہ وہ تمام زمینی حقائق ہیں جن کی بناء پر یہ امید اور توقع باءمی جاسکتی ہے کہ عہد حاضر کا فرعون اب سجدہ ریز ہونے کو ہے۔ عالم کفر کا غرور پیوند خاک ہونے والا ہے اور عالمی استعمار اور سپر پاور کا نعرہ لگانے والے چند بے سروسامان مجاہدین اور مولویوں (طالبان) کے ہاتھوں عالم نزع میں جانے والا ہے۔

آخر میں مبارکباد کے مستحق ہیں وہ سرفروشان ملت جنہوں نے ظلم و جبر کے طوفانوں میں جہاد اور اعلاء کلمۃ حق کے چراغ اپنے خون کے نذرانوں سے روشن کئے اور کفر کی متوقع شکست کی پیشگوئیاں اپنے خون جگر سے نقش کیں۔

شب گریزاں ہو گئی آخر جلوہ خورشید سے
یہ چمن معمور ہوگا نغمہء وحید سے

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے مزار کی بے حرمتی ایک ناپاک جسارت

ہندوستان سے اس دلخراش اور جگر دوزخبر نے پاکستان بھر میں غم و غصہ اور افسوس کی فضاء پیدا کر دی ہے کہ تھانہ بھون میں حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے مزار مبارک کی متعصب ہندو تنظیم آریس ایس نے ناپاک جسارت کرتے ہوئے آپ کے مزار اور دیگر رشتہ داروں کی قبور کی بے حرمتی کر کے انکی توڑ پھوڑ کی ہے۔ یہ ہے ”عظیم جمہوری“ ملک ہندوستان کی اصل تصویر اور اصل رخ۔ جس میں مسلمان مذہبی رہنماؤں کی قبریں اور شعائر اسلام بھی محفوظ نہیں۔ نفرت اور تعصب اور انتہا پسندی کی تمام انواع و اقسام آپکو ہندو قوم کے ہاں ملیں گی۔ حکیم الامت کی قبر اس ”جرم“ میں منہدم کی گئی ہے کہ انہوں نے ۶۰ سال قبل کیوں قیام پاکستان کی حمایت کی تھی؟ محض سیاسی اختلاف رائے کی بناء پر حکیم الامت جیسے عظیم مربی، عظیم محسن اور ہمہ جہت شخصیت کی تمام خدمات کو فراموش کر کے ساٹھ ستر سال بعد انکی قبر کے نشان مٹانا نفرت و عداوت اور اسلام دشمنی کی بدترین مثال ہے۔ دوسری جانب حکومت پاکستان کشمیر جیسے مسئلہ سے بھی جان چھڑا کر دن رات ہندوستان کی آؤ بھگت کرنے میں مصروف ہے۔ اس سلسلے میں سرکاری سطح پر کوئی احتجاج ہندوستان سے نہیں کیا گیا۔ حالانکہ حضرت تھانویؒ کی قبر کی بے حرمتی تحریک پاکستان کی حمایت کرنے کی بناء پر کی گئی ہے لیکن حکومت پاکستان اور وزارت خارجہ اور پاکستانی ایسوسی اس عظیم واقعے پر خاموش تماشائی ہیں۔ ہم اس واقعے کی پُر زور مذمت کرتے ہیں اور مطالبہ کرتے ہیں کہ واقعہ میں ملوث مجرموں کو بدترین سزا دی جائے اور حکومت پاکستان اس سلسلہ میں سرکاری طور پر موثر احتجاج کرے۔ ورنہ اس کے نتائج دونوں ممالک میں خطرناک ہو سکتے ہیں۔